مولانا بشیر احمد شاد ۔ جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پنجاب
خطیب مدنیہ جامع مسجد چشتیاں ۔

# شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی خدمت میں

# خراجِ عقیدت

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت اور خدمت کے لیے ہر دور میں کچھ ایسے حضرات پیدا کیے جنہوں نے قلعہ اسلام کے گرد مختلف جہات سے وفاداری کا پہرہ دیا کسی نے قرآن کریم کے گرد مدافعت کا مورچہ لگایا اور کسی نے حفاظت حدیث کی پہرہ داری میں عقل ناقص اور بدعت ظلماء کے جملہ بُت مسمار کیے ۔ کسی نے مجتہدین کے سائے میں فقہ کا درس دیا اور کسی نے راہ طریقت میں خضری ادائیں دکھائیں ، کسی نے جہاد کے ولولوں اور توپوں کی جھنکاروں میں قوم کی صف بندی کی اور کچھ جہاد نفس کی دولت کے لیے تبلیغی سفروں میں گھومے ۔ الغرض یہ مختلف ادائیں ہیں جو مختلف اہل اللہ نے اسلام کی چودہ صدیوں میں دکھائیں ۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ بلاشبہ ان پاکیزہ نفوس میں سے تھے جنہیں جنت ان جملہ دروازوں سے پکارتی رہی اور بالآخر یہ مردِ مومن خدا کی اس بادشاہی میں داخل ہو گیا ۔

آپ اپنے شیخ اور مربی شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت اور محبت میں فنا کے درجہ میں پہنچے ہوئے تھے تاریخ گواہ ہے کہ جس طرح حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث ، جمعیۃ علماء ہند کے صدر ، آزادی ہند کی جدوجہد میں سینہ سپر جرنیل اور طریقت کی جملہ منزلوں اور جملہ سلسلوں میں ایک جامع پیکر اسلام تھے پاکستان میں اس باب میں اگر کوئی شخصیت پوری اتری تو وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ تھے ۔

آپ بھی علمی مسند کے شیخ الحدیث ، جہاد افغانستان کے محرک اوّل ، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مقتدر مرکزی رہنما ، پاکستان کی قومی اسمبلی کے رکن ، تفقہ فی الدین میں اس دور کے امام ابو یوسف ، عظیم خطیب اور روحانیت میں سلاسل اربعہ کے شیخ طریقت تھے ۔ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت رکن قومی اسمبلی مختلف ادوار میں جو تاریخی کارنامے سرانجام دیئے وہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں ایک منفرد باب ہے ۔ ۱۹۷۳ء کے آئین میں بھٹو دورِ حکومت کی آمریت اور اشتراکیت کے وقت مسلمان کی جامع مانع تعریف اور حلف نامہ جو کہ آج ملک بھر کے ہر دستاویزی ثبوت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے شناختی کارڈ ، پاسپورٹ ودیگر اہم کاغذات میں حلف نامہ کی عبارت حضرۃ مولانا عبدالحق رح کا عظیم کارنامہ ہے ۔ جنرل ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں ملک بھر کی دینی جماعتوں کی سربراہی قومی اسمبلی سے لیکر گلی کوچوں تک متحدہ شریعت محاذ کے پلیٹ فارم سے جو نفاذ شریعت کے لیے تحریک چلائی وہ ایک سنہری کارنامہ تھا ۔

راقم الحروف جب جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں پڑھتا تھا اس وقت سے ہی حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کریمہ میرے دل کا مرجع تھی ۔ فراغت کے بعد میرا ذہن عملی سیاست کے میدان میں نفاذ شریعت کا زیادہ دلدادہ رہا اور مجھے قائد جمعیۃ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ اور بطل حریت شیر سرحد مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی بلند پایہ شخصیات کی معیت میں ملک بھر میں نفاذ شریعت کی تحریک میں عملی جدوجہد کرنے کا موقعہ نصیب ہوا لیکن ہر جامع شخصیات کے داغ مفارقت دینے کے بعد جانشین شیخ التفسیر امام الہدیٰ حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت وسیادت میں مشنی اور نظریاتی سیاست کو فروغ دینے کی سعادت حاصل رہی لیکن مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مجھے اسی شخصیت کی تلاش رہی جسکے گرد میں اپنے دل ودماغ کی آبیاری کر سکوں ۔

اسی دوران حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم العالی نے مردِ حق حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم پر اعتماد کا ہاتھ رکھا اور لاہور کی تاریخی نظام شریعت کانفرنس منعقدہ ۴ مارچ ۱۹۸۸ء مینار پاکستان میں ان کے ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں کلاشنکوف دی اور کانفرنس میں لاکھوں کے مندوبین اور شرکا سے آسمانی فضاؤں میں ہاتھ بلند کرا کر مولانا سمیع الحق کی قیادت میں جمعیۃ کا کام کرنے کا عہد وپیمان لیا ۔

حضرت مولانا سمیع الحق نے حضرت درخواستی کے حکم کی تعمیل میں قرآن کریم کی لاج رکھتے ہوئے شریعت بل کا عظیم معرکہ اور کلاشنکوف کی لاج رکھتے ہوئے جہاد افغانستان میں کھل کر حصہ لیا ۔

جانشین امام الہدیٰ اور میرے پیرزادے حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے اپنے سلسلہ قادریہ کے مطابق ایک مراقبہ

(بقیہ ص ۱۰۹۱ پر)